OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

صحابہ کرام کے سوانحی حالات: "نقوش" رسول نمبر کا مطالعہ
(Biographical Sketches of the Companions of the Prophet (ﷺ): A Study of *"Nuqūsh" Rasūl* Number)

Muhammd Aslam Tahir
Doctoral Candidate Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Muhammd Usman Khalid
Doctoral Candidate Islamic Studies, UET, Lahore
Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Lecturer in Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat

Abstract
"*Nuqūsh*", a prominent literary Urdu magazine, published various special issues like *Ghazal Number, Afsāna Number, Ghālib Number, Iqbal Number, Rasūl Number* etc. The last mentioned issue gained special fame. This 13-volume issue, along with the life and *Sīrah* of Prophet Muhammad (ﷺ), contains very important biographical sketches of his companions. This article attempts to present a study of these sketches scattered in different volumes. The study first gives the accounts of the Righteous Caliphs, then of the other Companions including wives and daughters of the Prophet.
Keywords: Companions of the Prophet, *"Nuqīsh" Rasūl Number*

تمہید
اصحابؓ و صحابیاتؓ نبی آخر الزمان ﷺ کے سوانحی حالات سے آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور دین اسلام اور اس کی تاریخ و روایت سے متعلق بہت سے اہم نکات کھل کر سامنے آتے ہیں۔ اس تناظر میں دیکھیں تو دیگر "نقوش"[1] رسول نمبر، بہت اہم

[1] معروف اردو ادبی جریدہ، جس کے بانی معروف ادیب اور خاکہ نویس محمد طفیل تھے۔ یہ جریدہ 1948ء میں لاہور سے شروع ہوا۔ اس جریدے کے مختلف خصوصی نمبر شائع ہوئے، جن میں 13 جلدوں پر مشتمل رسول نمبر نے خصوصی شہرت حاصل کی۔

CC BY

معلومات و حقائق کی بنا پر خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ اس میں میں خلفائے راشدین، صحابہؓ، صحابیاتؓ، ازواج مطہراتؓ، بناتِ رسول، سپہ سالارانِ اسلامؓ، اصحابِ صفہؓ اور اصحابِ بدرؓ کے سوانحی خاکے شامل ہیں۔ نقوش رسول نمبر کی تمام جلدوں میں سیرت رسول اللہ کے ساتھ صحابہؓ و صحابیاتؓ کے حالات و اقعات بھی مر قوم ہیں اور کچھ مضامین و مقالات میں صحابہ کے سوانحی نقوش واقعات کی صورت میں جابجا سیرت النبی ﷺ کے ساتھ مربوط نظر آتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے حالات تفصیلاً نقوش رسولؐ نمبر کی جلد سیز دہم میں شامل ہیں، جو اس موضوع پر مکمل کتب ہیں، جنھیں عربی میں تحریر کیا گیا اور بعد ازاں ان کا اردو ترجمہ کتابی شکل میں بھی شائع ہوا، اور پھر کچھ عرصہ بعد ان کتب کو نقوش رسول نمبر میں دوبارہ چھاپ دیا گیا۔ محمد نقوش کے مطابق حضرت ابو بکرؓ صدیق، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، پر چار کتابیں عربی زبان میں چھپیں، جنھیں ابو النصر نے لکھا اور بے پناہ شہرت پائی انہیں ادارہ نقوش نے ربع صدی پہلے کتابی صورت میں بھی پیش کیا تھا۔ یہ حوالے کی کتاب ہے، جس کی بے حد ضرورت تھی اسے اب یہاں ایک عرصے بعد دوبارہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ علمی تشنگی دور ہو۔[2] نقوش رسول نمبر میں صحابہ کے سوانحی خاکوں کی رنگارنگی اور اہمیت کے پیش نظر اس مضمون میں اس کی مختلف جلدوں میں بکھرے ہوئے ان نفوس قدسیہ کے احوال کا مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے خلفاے راشدین کے تذکروں کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے، اس کے بعد دیگر صحابہ، ازوج مطہرات اور بناتِ رسول کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

خلفائے راشدین کے سوانحی نقوش

یوں تو نقوش رسول نمبر میں حیات صحابہؓ کے سوانحی نقوش تمام جلدوں میں موجود ہیں لیکن نقوش رسول نمبر کی آخری جلد خلفائے راشدین کے حالات وواقعات کے لیے مخصوص ہے جس میں ان کے خلیفہ بننے اور بیعت خلافت کے بعد کے چیدہ چیدہ واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ خلفائے راشدین کا مکمل خاکہ پیدائش اور بچپن کے ابتدائی حالات کا بیان بہت کم ہے۔ خلفائے راشدین کے متعلق بہت ساری معلومات نقوش رسول نمبر کی مختلف جلدوں میں بکھری پڑی ہیں مثلاً مذکورہ جلد سیز دہم کے علاوہ جلد ہفتم میں بھی دیگر اصحاب کے ساتھ ساتھ "عہد نبوی کے چند نامور سپہ سالار" کے زیر عنوان حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علی المرتضٰی کے حالات اور مہمات کا تفصیلی احوال موجود ہے۔ نقوش رسول نمبر کی مختلف جلدوں میں بعض اصحاب کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کاتبانِ وحی جلد ہفتم میں بھی ہے اور خلفاء راشدین کے ضمن میں جلد سیز دہم میں بھی "اور عہد نبوی کے چند نامور سپہ سالاران" جلد ہفتم کے ذیل میں بھی شامل ہے اور جلد نہم میں "جان نثار ان محمد (خلفاء)" کے زیرِ عنوان بھی دو بار "شان حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ " کے عنوان اور "سیرۃ الصدیقؓ" کے عنوان سے، حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا ذکر شامل ہے۔ جلد نہم میں محمد نقوش خلفائے راشدین زندگی میں قران و سنت کے اثرات اور خلفائے راشدین پر سوانحی مواد پیش کرنے کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: "میر اارادہ تھا کہ میں خلفا پر ایک الگ سے جلد پیش کرتا کیوں کہ حضورؐ کے بعد ہمارے خلفا کا دین کے پھیلانے میں بڑا ہاتھ ہے۔ انھوں نے خدا کے

2 محمد نقوش، "اس شمارے میں۔" نقوش 130 (1985ء): 6۔

احکامات کو پورے طور پر مانا، حضورؐ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے آپ کو ڈھالا، پھر ان پر عمل کیا بھی، کرایا بھی۔"[3] اس بیان کی روشنی میں دیکھا جائے تو محمد طفیل نے نقوش رسول نمبر جلد نہم اور جلد سیز دہم میں خلفاء راشدین کی سوانح کو شامل کر کے اپنے اس ارادے کی تکمیل کی کہ وہ اسلام کے مطابق خلفائے راشدین کی زندگی کو اجاگر کرنا چاہتے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ

خلفائے راشدین کے سوانحی حالات نقوش رسول نمبر کی آخری جلد نمبر 13 اور جلد نہم میں (خلفا) کے ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔ خلیفہِ اول حضرت ابو بکر صدیق کے حالات پر نظر ڈالیں تو جلد سیز دہم میں ان کے خلیفہ بننے اور اس کے بعد کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس جلد میں خلفا کی زندگی کو موضوع بنایا گیا ہے تو خلفا کی زندگی کے حالات خلافت ملنے سے ہی شروع کیے گئے ہیں اس سے پہلے کے حالات بہت کم زیر بحث لائے گئے ہیں مگر جلد نہم میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سوانح تفصیلاً ہمیں نقوش رسول نمبر کی جلد نہم کے صفحہ 544 پر "سیرۃ الصدیقؓ" میں نظر آتی ہے۔ یہ سوانح محمد حبیب الرحمٰن خاں شیروانی کے قلم سے ہے جو نقوش رسولؐ نمبر کی جلد نہم کے صفحات 544 سے 641 تک محیط ہے، جسے چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول میں نام نسب، لقب، والدین اور ولادت کے ذکر کے بعد ایام جاہلیت میں ان کی تجارتی سر گرمیوں کے ساتھ ساتھ ان کے شخصی اوصاف کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ محمد حبیب الرحمٰن خاں شیروانی ان کے سوانحی اوصاف کے ضمن میں رقم طراز ہیں: "سلسلہ تجارت میں شام اور یمن کے متعدد سفر کیے تھے پہلا سفر اٹھارہ برس کی عمر میں کیا۔ حسن اخلاق ہمدردی وسعت معلومات دانشمندی اور معاملہ فہمی وہ ایسے اوصاف ہیں جن میں حضرت صدیقؓ قبل اسلام بھی ممتاز تھے، انھی صفات کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ تھے۔"[4] جلد نہم میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سوانح "سیرۃ الصدیق" کے باب اول میں آپ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب میں حضرت بلالؓ اور حضرت خبابؓ پر مشرکین کے ظلم و ستم اور ان کے صبر و استقامت کے ایمان افروز واقعات بھی اس سوانح کا حصہ ہیں۔ باب اول میں ہی واقعہ ہجرت مختصراً بیان کرتے ہوئے غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق میں حضرت ابو بکر صدیق کا کردار اجاگر کیا گیا ہے۔ باب اول میں ہی صلح حدیبیہ، فتح خیبر، فتح مکہ، حنین اور غزوہ تبوک میں آپؓ کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ غزوہ تبوک جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان راہِ خدا میں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی باب میں غزوات کے موضوع کے بعد رسول نبی کریمؐ کی رحلت کے وقت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ ان حالات میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے غم واندوہ میں ڈوبی شخصیت کو پیش کرتے ہوئے ان کی معاملہ فہمی اور دور اندیشی کے نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ جلد نہم میں "سیرۃ الصدیقؓ" کے باب دوم میں آپؓ کی وفات کے بعد خلافت کی صورت حال پر تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ مہاجرین و انصار کی خلافت کے بارے میں آرا اور مکالمے بیان کیے گئے ہیں۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں خلافت کے بارے میں صحابہؓ کی رائے کے مطابق حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ چن لیے گئے اور ان کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ فتنہ ارتداد کے خلاف نبرد آزما رہے۔ جھوٹے نبوت کے دعوے داروں اور منکرین زکوۃ سے برسرِ پیکار ہوئے۔ اس کے بعد عراق، ایران، حیرہ و شام کی طرف مہم

---

3 محمد نقوش، "اس شمارے میں۔"، 6۔

4 محمد حبیب الرحمٰن خان شیروانی، "سیرت الصدیق"، نقوش 130 (1984ء): 544۔

جوئی کے لیے سپہ سالار بھیجے، جنھوں نے فتنوں کی سر کوبی کرتے ہوئے اسلامی سرحدوں میں وسعت پیدا کی۔ اس کے بعد اس باب میں آپؓ کی زندگی کے آخری ایام اور وفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد ذاتی حالات اور حلیہ شریف بیان کرنے کے بعد علمی کمالات و علمی خدمات کو موضوع بنایا گیا۔ اس باب کے آخر میں آپ کی ازواج اور اولاد سے متعلق معلومات بھی دی گئی ہیں۔ "سیرۃ الصدیقؓ" کے باب سوم میں آپ کے فضائل مناقب کا بیان ہے جس میں اقوالِ صحابہؓ کی روشنی میں آپ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ باب چہارم میں حضرت ابو بکر صدیق کی اوّلیات کو گنوایا گیا ہے کہ وہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے سب سے پہلے خلیفہ راشد ہیں۔ اس کے بعد آخر میں تمام ابواب کا خاتمہ کے عنوان سے محا کمہ کرتے ہوئے مختلف واقعات کی روشنی میں ان کے اوصافِ حسنہ اور علمی خدمات کا حاصل پیش کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میں حضرت ابو بکر صدیق کی مکمل سوانح عمری پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سوانح میں ان کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جلد سیز دہم بہت اہم ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت پر سیر حاصل مواد میسر ہے۔ یہ تحریر عمر ابوالنصر کی کتاب "خلفائے محمدؐ" کا اردو ترجمہ ہے۔ اصل کتاب عربی میں شائع ہوئی جس میں چاروں خلفا کی حیات مبارکہ کے نقوش واضح کیے گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حیات مقدسہ بھی اس کتاب کا موضوع ہے۔ نقوش، رسول نمبر کی جلد سیز دہم میں شامل اس کتاب کی فصل اول میں خلافت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سوانح کی فصل دوم میں فتنۂ ارتداد کو موضوع بنایا گیا جس میں عہدِ ابو بکر صدیق میں جزیرہ عرب میں بغاوت، جھوٹے نبیوں کا خروج، حضرت صدیقؓ کا عزم صمیم، حضرت ابو بکر کا مرتدین پر حملہ، لشکروں کی روانگی، امراء کو ہدایات اور مرتدین کے نام خط اس حصہ کے نمایاں موضوعات ہیں۔ فصل سوم میں اسلام کی یلغار، عراق کی فتح اور ایران پر حملہ کو موضوع بنایا گیا۔ فصل چہارم میں عہد ابو بکر صدیق میں شام اور فلسطین میں فتوحاتِ اسلامیہ، عربوں اور رومیوں کے درمیان معرکوں کو موضوع بناتے ہوئے بہت سے معرکوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر جنگ یرموک کے متعلق مورخین کے اختلاف اور مستشرقین کے اعتراضات کو دلائل سے بیان کیا گیا ہے۔ کئی نکات کی حواشی میں وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ فصل پنجم میں خلیفہ اول کے عہد میں اسلامی سلطنت کے داخلی نظام میں انتظامی امور، افواج اور احوال کی تقسیم، جمع قرآن کریم اور خلافت کے مسائل پر سیر حاصل مواد شامل ہے۔ خاص طور پر مستشرقین کے اعتراضات کو بڑی خوش اسلوبی سے رفع کیا گیا ہے۔ مثلاً مشہور مستشرق لامنس کے مطابق حضرت ابو بکر کو خلافت کا ملنا سیاسی سازش تھی اور اس کا الزام اس نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ پر لگایا کہ وہ بھی اس سازش میں شریک تھیں۔ اس کے جواب میں سوانح نگار نے بڑے مدلل انداز میں ان الزامات کی نفی کرتے ہوئے حقائق پیش کیے ہیں کہ یہ تعجب انگیز امر ہے کہ لامنس اپنے دعوے کی تائید میں جو روایت یا حوالہ پیش کرتا ہے وہ ایسی کتابوں سے ہوتا ہے جو نایاب ہیں یا پھر اس کا ماخذ نادر مخطوطات ہوتے ہیں، جن تک پہنچنا انتہائی دشوار ہے۔ در اصل یہ مستشرقین کی بد نیتی ہے کہ وہ من گھڑت اور ناقص اور متعصب حوالوں سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے نقوش رسولؐ نمبر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حیات مقدسہ کو پیش کرنے سے بہت سی تاریخی غلطیوں کی اصلاح ممکن ہوئی ہے۔ اس سوانح کی خوبی یہ ہے کہ اس میں بعض مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ساتھ کچھ حواشی کا بھی اضافہ ہے جو اصل مصنف کے بجائے ترجمہ نگار کی کاوش ہے، جس سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جلد سیز دہم میں خلفاےِ محمد ﷺ (ابو بکرؓ و عمرؓ) کے عہد میں عدلیہ و انتظامیہ ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ کا مضمون بھی عہدِ ابو بکر کے حالات وواقعات اور انتظامی امور پر روشنی ڈالتا ہے، جس سے ان کی حیات مقدسہ کے کئی پہلو کھل کر سامنے آتے ہیں۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد ہفتم میں "عہد نبویؐ کے چند نامور سپہ سالار" کے زیر عنوان حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بطور سپہ سالار اور بہادری کا پیکر پیش کرتے ہوئے غزوہ بدر، احد، خندق، بنو قریظہ، سریہ فدک، غزوہ خیبر، غزوہ حنین، سریہ بنو طے میں آپؓ کی شمولیت اور کردار بیان کیا گیا ہے۔ جلد ہفتم میں بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مختصر تعارف "کاتبانِ وحی" کے ذیل میں شامل ہے جس میں ان کے خواندہ ہونے پر دلائل دیتے ہوئے انہیں کاتبِ وحی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ نقوش رسول نمبر کی جلد ہشتم میں "اصحاب بدر" از قاضی محمد سلمان منصور پوری شامل ہے۔ "اصحاب بدر" کے شہدا کے بعد غزوہ بدر میں شریک اصحاب کا تعارف دیا گیا ہے جس میں حضرت محمدؐ کے ساتھ ساتھ 248 اصحاب بدر کا ذکر ہے، جن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے مختصر سوانحی حالات بھی مذکور ہیں۔ نقوش رسول نمبر کی جلد یازدہم میں سیرت ابن اسحاق میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ایمان لانے کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح جلد پنجم کے ضمائم جو جلد دوازدہم میں پیش کیے گئے ہیں، ان میں خلفا کا تعارف دیا گیا ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے احوال بھی موجود ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ

خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ کی سوانح حیات کی تصویر نقوش رسول نمبر کی بیشتر جلدوں میں ملتی ہے۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد سیز دہم میں ہی ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ کا مضمون "خلفائے محمد ﷺ (ابو بکرؓ و عمرؓ) کے عہد میں عدلیہ اور انتظامی" اہم مضمون ہے جس میں حضرت عمرؓ کے عدل وانصاف سے متعلق کیے گئے انتظامات اور عدالت کے نظام سے متعلق تفصیلات ملتی ہیں۔ اس طرح جلد ہفتم میں بھی نامور سپہ سالار ان کے زیر عنوان بھی آپ کی شجاعت وبہادری کے واقعات قلم بند کیے گئے ہیں۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد ہشتم میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے مضمون "اصحاب بدرؓ" میں بھی حضرت عمر فاروقؓ کا مختصر سوانحی تعارف موجود ہے۔ اس طرح جلد پنجم کے تمام حواشی جنھیں جلد دوازدہم میں پیش کیا گیا، خلفا کے ذیل میں حضرت عمر فاروقؓ کے حالات شامل ہیں۔ اسی طرح آپؓ کی حیات مبارکہ پر نقوش رسولؐ نمبر کی جلد نہم میں بھی تین مضامین شامل ہیں، جن میں محمد حسین ہیکل کا مضمون "عمر فاروق کے عہد میں نظام حکومت"، علامہ شبلی نعمانی کا مضمون "عہد فاروقی میں تمدنی ترقی" اور مولانا ابو الکلام آزاد کے قلم سے "حضرت عمرؓ کے آخری لمحات" ایسے سوانحی مقالات ہیں، جن سے حضرت عمرؓ کی قائدانہ صلاحیتوں اور کارہائے نمایاں کے ساتھ ساتھ حکمت وتدبر کی مثالیں ملتی ہیں۔ مضمون "حضرت عمرؓ کے آخری لمحات" معلومات کے لحاظ سے حکمت ودانش کے واقعات سے عبارت ہے، جس میں ان کی شخصیت کے اہم پہلو بھی کھل کر سامنے آتے ہیں۔ اس طرح آپؓ کی سوانح پر نقوش رسول نمبر کی جلد نہم میں تین مضامین الگ الگ مصنفین کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ نقوش رسول نمبر کی جلد سیز دہم میں شامل حضرت عمر فاروقؓ کے سوانح صفحات 101 سے 228 تک پیش کی گئی ہے، جس کے مولف عمر ابو النصر ہیں جنھوں نے اسے عربی زبان میں ترتیب دیا۔ بعد ازاں اس کا ترجمہ محمد احمد نے اردو زبان میں کیا۔ حضرت عمرؓ کے حالات زندگی کو 23 عنوانات؛ (حضرت عمرؓ بن الخطاب، ایران میں خلفشار اور عراق پر حملوں کی ابتدا، عراق پر لشکر کشی، قادسیہ، جنگِ قادسیہ کے تین دن، ایرانی شہنشاہی موت کے دروازہ پر، سلطنتِ ایران کا خاتمہ، فتوحات پر ایک نظر، شام اور فلسطین پر عربوں کی یلغار، دمشق کا محاصرہ، شام اور فلسطین میں پیش قدمی، فلسطین میں فتوحات، مصر میں پیش قدمی، صلح کی

بات چیت، فتح اسکندریہ، کتب خانہ اسکندریہ مصر میں اسلامی فتوحات پر ایک اجمالی نظر، امیر المومنین اور آپ کے عمّال، حضرت عمرؓ کے عہد کا عدالتی نظام، حضرت عمرؓ کا مالی اور ملکی نظام، امیر المومنینؓ کے اخلاق و عادات، واقعہِ شہادت، اسلامی جمہوریت) کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تر موضوعات اسلامی فتوحات کے واقعات کے بیان میں ہیں۔ جب حضورؐ کے وصال کے بعد غم واندوہ کی کیفیت تھی ایسی صورت حال میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خلافت کے منصب تک لانے میں حضرت عمرؓ کی مرضی بھی شامل تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں آپؓ نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مدتِ خلافت میں نہایت خلوص سے ان کے ساتھ رہے اور سلطنت اسلامی کے استحکام کے سلسلے میں نہایت گراں قدر مشورے دیے۔ حضرت عمرؓ نے بھی وزرا اور عمّال کی تقرری میں نبی کریمؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پیروی کی جن عمال اور امرا کو حضورؐ نے مقرر فرمایا تھا آپ نے بھی ان ہی کو باقی رکھا البتہ خلافت کے امور میں وسعت پیدا کی۔ اسلام مشرق و مغرب میں پھیلنے لگا تو حکومت کے چلانے کے لیے ایک نیا نظام مرتب کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ایسا کرنا اس لیے بھی ضروری تھا کہ ان نئے شہروں اور علاقوں میں جن پر اسلامی سلطنت فتح یاب ہو چکی تھی۔ نئی حکومت کے لیے واجب تھا کہ وہ گزشتہ حکومت کے نظام اور قوانین کی جگہ ایسا نظام اور قوانین مرتب کرے جن سے رعایا کو اپنے فرائض کا احساس ہو سکے۔ خلیفہ نے دور دراز تک پھیلی ہوئی وسیع سلطنت میں امراء اور عمال مقرر کیے اور نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لیے باقاعدہ محکمے مثلاً افواج، عدلیہ، بیت المال قائم کیے۔ حضرت عمرؓ نے مالی اور ملکی نظام میں اصلاحات کیں۔ نقوش رسول نمبر میں جنگوں اور مہمات کے بعد آپ کے شخصی اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت عمر کے اخلاق و کردار تقویٰ اور خشیت الٰہی سے آراستہ تھے۔ آپ عدل، پرہیز گاری، حق کے بارے میں شدت اور بڑے بڑے لوگوں پر سختی کرنے اور غریبوں سے انتہائی مہربانی سے پیش آنے میں، خدا تعالیٰ کا ایک زبردست نشاں تھے۔ سادہ زندگی بسر کرنے میں کوئی شخص آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت عمرؓ کی حیات اور اوصاف کے بیان میں مصنف رقم طراز ہے کہ: "حضرت عمر بن الخطاب واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے، آپ کا شمار معزز ترین قریش میں ہوتا ہے تھا۔ جاہلیت میں آپ کے سپرد سفارت کا کام تھا۔ یعنی جب قریش اور کسی دوسرے قبیلے کے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا یا آپس میں جنگ چھڑ جاتی تو قریش آپ کو دوسرے قبیلہ کی طرف سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔ آپ اوائل اسلام ہی میں ایمان لے آئے تھے۔ آپ رسولؐ کے ساتھ ہر جنگ میں شریک رہے، 13ھ میں آپ خلیفہ بنے۔ انتہائی پاک سیرت کے مالک تھے۔ خلافت کے زمانے میں بیت المال سے اپنے گزارہ کے لیے اتنی ہی رقم لی جتنی دوسرے لوگوں کو ملتی تھی آپ کے عہد میں خدا تعالیٰ نے شام، عراق اور مصر کو مسلمانوں کے زیرِ نگیں کر دیا۔"[5]

حضرت عمرؓ نے مختلف اوقات میں لشکر روانہ کیے اور اور جہادِ عظیم سے اسلامی سلطنت کو وسعت دی۔ مسلمانوں کے عظیم سپہ سالاروں نے اپنی تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے اللہ کے دین کی سربلندی میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب استعمال کیا، آپ نے اسلام میں سب سے پہلے قاضی مقرر کیے۔ سنہ ہجری بھی آپ ہی کی ایجاد ہے۔ اسلام کے بعد سب سے پہلے شہر آباد کرنے کا فخر بھی آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ آپ ہی کے عہد میں بصرہ اور کوفہ

---

5 ابو نصر، "حضرت عمر فاروق۔" نقوش، 130 (1984ء): 11، 105۔

دو نئے شہر آباد کیے گئے۔ خلفائے راشدین جو رسول اللہ ؐ کے تربیت یافتہ تھے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھتے اور جانتے تھے کہ ان کا فرض امت کی خدمت کرنا ہے اورامت کے ہر چھوٹے بڑے کام کے متعلق ان کو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

حضرت عثمانؓ بن عفان

سوانح حضرت عثمانؓ بن عفان کے سلسلے میں نقوش رسولؐ نمبر کی جلد نہم میں حضرت شیخ علی ہجویری ثمّ لاہوریؒ کا مضمون "حضرت عثمانؓ امام صوفیہ" ایک مختصر مضمون ہے، جس حضرت عثمانؓ کو صوفی باصفا کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس مضمون کے شروع میں قوسین میں مذکور ہے:"حضرت شیخ علی ہجویری ثمّ لاہوریؒ المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں خلفائے اربعہ کا ذکر جمیل آئمۃ تصوف کی حیثیت سے کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام کے بعد اہل تصوف کے پیش رو اور پیشوا یہی گزرے ہیں۔"[6] جلد نہم میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا مضمون "مآثر واوصاف عثمانؓ" میں بھی حضرت عثمانؓ کی سوانح حیات ان کے اوصاف جمیلہ کی روشنی میں پیش کی گئی ہے۔ مضمون کے آغاز میں مضمون سے متعلق صراحت موجود ہے کہ:"حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی نہایت قابل قدر کتاب "ازالہ الخفاعن خلافۃ الخلفا" کے مقصد دوم میں حضرت عثمانؓ کے اوصاف مآثر شرح وبسط سے رقم فرمائے ہیں یہ مضمون ان کی تلخیص ہے۔"[7] جلد نہم میں ہی حضرت عثمانؓ پر کہے گئے مراثی کا ذکر بھی ایسا مضمون ہے جس میں ان کی شخصیت کے اصاف حسنہ کا موجودہ بیان ملتا ہے۔ جلد یازدہم میں شامل سیرت ابن اسحاق میں بھی حضرت عثمانؓ کے نکاح کی تفصیلات موجود ہیں۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد سیزدہم میں حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کی سوانح اور شخصیت اور ان کے عہد کے ہنگامہ خیز واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ جو صفحات 229 تا 372 پر محیط ہیں۔ مضمون کا عنوان سیرتِ عثمان بن عفانؓ ہے۔ یہ مضمون ابو النصر کی عربی کتب کا ترجمہ وملخص ہے جو انھوں نے خلفا پر لکھیں۔ اس میں مولف کے مقدمہ سمیت مترجم محمد احمد پانی پتی کی طرف سے پیش لفظ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے، جس میں مضمون میں شامل مواد اور اعتراضات کی تردید میں دلائل دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے اہم موضوعات میں حضرت عثمانؓ کی سوانح پر روشنی پڑتی ہے۔ ان میں آپ کے خلیفہ کے عہدہ پر انتخاب کا پس منظر، عہد فاروقیؓ میں حضرت عثمانؓ کی سرگرمیاں و ذمہ داریاں، حضرت عثمان بن عفانؓ کے معمولات اور اوصاف، اس کے بعد ان کے عہد کی فتوحات آرمینا، ایران اور روم کے علاقوں میں مہمات اور فتوحات کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان واقعات کے بعد جمع وتدوین قرآن کریم میں حضرت عثمانؓ کی خدمات پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد ان کے عہد میں فتنوں کی عکاسی کی گئی ہے، جن میں بہت سے فتنے غلط فہمیوں اور سازشوں کا نتیجہ تھے۔ اس فتنہ انگیز صورت حال پر تاثرات "مستشرقین اور فتنہ" کے ذیلی عنوان میں پیش کیے گئے ہیں۔ کچھ اعتراضات کی تردید اور وضاحت مولف نے ساتھ ساتھ پیش کر دی ہے۔ اور کچھ اعتراضات مترجم نے رفع کرنے کی کوشش کی ہے، جیسا کہ جلد سیزدہم کے متن میں ایک مستشرق ڈوزی کا بیان حکومت اندلس کے زوال اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ:"ڈوزی کہتا ہے قبائل عرب کے باہمی جھگڑے ہی جو زمانہ جاہلیت سے چلے آرہے تھے، حکومت اندلس کے زوال کا باعث ہوئے۔ ڈوزی دولت امویہ کے قیام کے بعد بھی اندلس میں عربی قبائل کے باہمی اختلافات کا جائزہ

6 محمد طفیل، "دیباچہ"، نقوش، 130(1984ء)، 9: 700۔

7 محمد طفیل، "دیباچہ"، 9: 703۔

لیتا ہوا یورپین قوم کے ہاتھوں اس عظیم عربی شہنشاہی کی بربادی پر پہنچتا ہے۔ کاش! اگر ان میں موروثی اختلافات نہ ہوتے تو ان کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ جب یہ اختلافات صحراؤں اور سمندروں کو قطع کرکے تہذیب و تمدن کی آماجگاہ سرزمین اندلس تک پہنچ سکتے ہیں، تو حضرت عثمان اور حضرت علیؓ کے درمیان کیوں نہیں ہو سکتے۔"[8] مولف نے مستشرقین کے اعتراضات بھی پیش کیے ہیں اور اپنی کتاب میں تاریخی حوالے نوٹ کرتے ہوئے کچھ اعتراضات کی وضاحت مولف نے ساتھ ساتھ پیش کر دی ہے۔ کچھ کا مترجم کی طرف سے حواشی میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پیش لفظ میں بھی ایسی وضاحتیں مذکور ہیں مندرجہ بالا ڈوزی کے بیان سے متعلق مترجم کی طرف سے حواشی میں وضاحت ہے کہ: "اس امر میں کوئی صداقت نہیں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ میں کوئی اختلاف تھا۔ حضرت علیؓ نے ہر موقعہ پر حضرت عثمانؓ کی مدد کی ہے اور باغیوں کے مقابل ہر دفعہ حضرت عثمانؓ کا ساتھ دیا ہے۔ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ فتنہ کے بھڑکانے میں حضرت علیؓ کا ہاتھ تھا اور درپردہ حضرت عثمانؓ کے خلاف باغیوں کی امداد کیا کرتے تھے۔"[9] حضرت عثمانؓ کے عہدِ پر آشوب سے متعلق مولف اور مترجم کی رائے مختلف ہے۔ مترجم کے مطابق مولف کتاب ہذا عمر ابو النصر نے اس کتاب میں ان تمام آراء کو تو جمع کر دیا ہے، جو اس فتنہ انگیز دور سے متعلق مورخین نے وقتاً فوقتاً قائم کی ہیں لیکن مولف نے اپنی طرف سے ان پر کوئی محاکمہ نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو وہ ایسا پیچیدہ ہے کہ قارئین اس سے ٹھوس نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ اس امر کے پیش نظر مترجم نے پیش لفظ میں بھی بعض امور کی وضاحت کر دی ہے کہ قاری کو ان امور میں الجھن نہ ہو اور اس کے اعتقادات و عقیدت پر کوئی ضرب نہ لگے۔ اس ضمن میں مترجم نے وضاحت کی ہے کہ حضرت عثمانؓ کے خلاف جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ قطعاً بے بنیاد ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ کبار صحابہؓ پر تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے مخالف تھے اور انھوں نے فتنہ کے فرو کرنے میں حضرت عثمانؓ کی کوئی مدد نہیں کی۔ یہ واقعات کے صریحاً خلاف ہے اور صحابہؓ کے مقدس اور پاکباز گروہ پر ایک بہتانِ عظیم ہے اور ان الزامات کی تردید و تفہیم میں ضروری دلائل بھی پیش لفظ میں شامل ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فتنہ انگیزیوں پر مستشرقین کی آرا کے بعد قریش میں اختلافات، عراق اور شام کی صورت حال، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان کشیدہ صورت حال کے بعد کوفہ، بصرہ اور مصر و شام میں شورشوں کے احوال بیان کیے گے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ کا محاصرہ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان ہونے والے معاملات و حالات بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی شہادت کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ آخر میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی سوانح حیات میں جن عربی، انگریزی، فرانسیسی کتب سے مدد لی گئی ان کا ذکر ہے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ

خلفائے راشدین کے حالات زندگی کے سلسلے کی اگلی کڑی نقوش رسولؐ نمبر میں شامل حضرت علی المرتضیٰؓ کے احوال و حالات اور افکار و خیالات ہیں جو ان کی سوانح اور کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ نقوش رسول نمبر کی جلد نہم میں "جاں نثاران محمد ﷺ]خلفاء" کے ذیل میں لکھے گئے تین مضامین (جن میں سے دو مضامین کے مصنفین کے نام مذکور نہیں)۔ حضرت علیؓ کے فضائل و مناقب پر روشنی ڈالتے ہیں۔ "حضرت علیؓ اور رسول ؐخدا" میں اقوالِ رسولؐ اور احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے حضرت علیؓ کی

---

8 ابو نصر، "سیرت حضرت عثمان بن عفان۔"، ماہنامہ نقوش، 130 (1984ء)، 11: 292۔

9 ابو نصر، "سیرت حضرت عثمان بن عفان۔"، ماہنامہ نقوش 130 (1984ء)، 11: 292۔

فضیلت اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اس مضمون میں مصنف کا نام مذکور نہیں دوسرے مضمون "علم باب علم کے الفاظ میں" کے مصنف کا نام بھی مذکور نہیں۔ اس میں حضرت علی کے "علم" سے متعلق اقوال منقول ہیں۔ تیسرا مضمون جو سید عبداللہ یٰسین حسنی کے قلم سے ہے، اس میں نہج البلاغہ سے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

نقوش رسول نمبر کی جلد سیزدہم میں حضرت علیؓ کی سوانح بیعت خلافت سے شروع ہوتی ہے۔ بیعت خلافت کے بعد حضرت علیؓ بن ابی طالب کے مختصر حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں میں خلافت کی ضرورت واہمیت اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے خلافت سے متعلق نظریات پیش کرتے ہوئے حضرت علی کا مقام واضح کیا گیا ہے۔ قاتلینِ عثمانؓ سے انتقام کے معاملات اور مملکتِ حکومت میں اختلافات کے سلسلے مصنف بیان کرتا ہے کہ حضرت علی نے حضرت عثمانؓ کے عمال کو اس لیے ہر طرف معزول کیا کہ اصل فتنہ کا آغاز وہیں سے ہوا تھا۔ حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں بھی ہنگاموں اور فتنہ انگیزیوں کا دور دورہ رہا کبھی مصر کی حالات ابتر ہوئے تو کبھی کوفہ وشام کے کبھی قصاصِ عثمانؓ کے لیے ان کی مخالفت کی گئی تو کبھی انہیں قتلِ عثمانؓ میں شریک سمجھا گیا کبھی حضرت معاویہؓ ان کے خلاف بر سرِ پیکار رہے۔ شام پر حضرت معاویہؓ کا قبضہ ہوا تو کبھی مصر کی سرزمین میں ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا۔ بیشتر ساتھی آپ کا ساتھ چھوڑ گئے عبد القدوس حضری نے بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے بھی جارحانہ اقدامات کیے جانے لگے۔ مولف نے آپؓ کی سوانح میں جنگی واقعات اور پر آشوب حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی شخصیت کے جن پہلوؤں کی نقاب کشائی کی ان سے آپؓ کے حلم وعلم اور نرم دلی کی صفات پر روشنی پڑتی ہے۔ نقوش رسولؐ نمبر میں حضرت علی کی زندگی کے واقعات بیان کرتے ہوئے ان کی مشکلات سلطنت کے انتظام اور عمال کو ہدایات، اور نظم ونسق کے امور پر بھی سیر حاصل مواد پیش کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ کی علمی وادبی شخصیت اور نہج البلاغہ کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ ان کی سوانح اور شخصیت سے متعلق مضمون نگار کا بیان ہے: "حضرت علیؓ کی شخصیت پر تاریخ نے بڑے دبیز پردے ڈال رکھے ہیں۔ جس سے آپ کے صحیح خد وخال متعین کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے جہاں دشمنوں نے آپ کی سیرت کو مسخ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نا رکھی وہاں معتقدین نے بھی آپ کی مبالغہ آمیز مدح وتوصیف میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔"[10] جلد سیزدہم میں تمام خلفا کے نظام عدالت وحکومت اور نظم ونسق سے متعلق تفصیلی معلومات دی گئی ہیں۔ حضرت علیؓ کی سوانح کے ضمن میں ان کے انتظامات حکومت اور نظم ونسق عمال سے متعلقہ ہدایات، بیت المال کا انتظام اور دوسرے انتظامی اندرونی وبیرونی معاملات ومحاربات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

دیگر صحابہ کے سوانح

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی سوانح کے ساتھ ساتھ دوسرے صحابہ مثلاً عمرو بن العاصؓ، طلحہ بن زبیرؓ، زبیر بن عوامؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت حسانؓ بن ثابت اور دیگر اصحاب کے سوانحی نقوش بھی ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت علیؓ کی سوانح میں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے عادات وخصائل کو بھی موضوع بنایا گیا ہے، نیز حضرت عمرو بن العاصؓ کی حیات کے کچھ واقعات اس سوانح کا حصہ ہیں۔

---

10 ابو نصر، "حضرت علی بن ابی طالب۔"، نقوش130 (1984ء)، 11: 498۔

نقوش رسولؐ نمبر کی مختلف جلدوں میں سوانح صحابہؓ کہیں تو بکھری صورت میں اور کہیں مختصراً واقعات کی صورت میں ہے اور کچھ جلدوں میں بڑے مربوط انداز سے صحابہؓ کا سوانحی تعارف دیا گیا ہے۔ مثلاً سیرت ابن اسحاق جلد یازدہم میں حضرت علیؓ، حضرت ابو بکر، حضرت ابو ذرؓ، حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب، حضرت عمرؓ، عدی بن حاتمؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور ام شریک دوسیہؓ کے اسلام لانے کے واقعات بیان ہوئے ہیں، جو ان کی سوانح کے کچھ حصے پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خدیجہؓ کی وفات کا ذکر اور سیدہ ام کلثومؓ اور زینب بنت علیؓ کے نکاح کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں، جو سوانح صحابیات کے ضمن میں مختصراً ان کے احوال پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اسی طرح نقوش رسول نمبر کی جلد ہفتم میں "کاتبانِ وحی" جسے حافظ محمد سعد اللہ نے ترجمہ کر کے پیش کیا (جس کے اصل مولف یا مصنف کا نام مذکور نہیں) اس مضمون میں 48 صحابہ کا مختصر سوانحی تعارف دیا گیا ہے، جنھوں نے کسی نہ کسی مقام پر وحیِ الٰہی کی کتابت کا شرف حاصل کیا۔ اس مضمون سے سیدنا حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا سوانحی تعارف ملاحظہ ہو: "آپ کا اسم گرامی خالد بن کلب بن ثعلبہ بن کعب النجاری تھا آپ کی والدہ کا اسم مبارک ہند بنت سعید بن عمرو تھا آپ بنی الحارث بن الخزرج سے تھیں حضرت ابو ایوب الانصاری سابقوں الاوّلون میں سے تھے۔ یعنی آپ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ اس کے بعد غزوات بدر، احد اور خندق سمیت ان تمام غزوات میں نبی کریمؐ کے ساتھ رہے جو حضورؐ کی زندگی میں واقع ہوئے۔"[11] بعض اصحاب کا سوانحی تعارف مختصر اور جامع ہے جب کہ بعض اصحاب کا تعارف انتہائی مختصر مثلاً حضرت جہم بن سعدؓ کے تعارف میں فقط یہی سطریں ملتی ہیں: "ابن حجر کی روایت ہے کہ حضرت جہمؓ کو القضاعی نے کاتبین رسولؐ میں شمار کیا ہے۔ حضرت زبیر او جہم اموال صدقہ لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح مفسر القرطبی نے بھی اپنی تالیف مولد النبیؐ میں کاتبین میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ س کے علاوہ العراقی اور الانصاری نے آپ کا شمار کاتبین کے ضمن میں کیا ہے۔"[12] جلد ہفتم کا ہی ایک اور پر مغز مضمون راجہ محمد شریف کے قلم سے "عہد نبوی کے چند نامور سپہ سالار" کے موضوع پر ہے، جس میں اصحابِ کبارؓ کے جنگی و حربی معمولات و مصروفیات کو موضوع بنایا گیا ہے، جس سے ان اصحاب کی بہادری، جواں مردی اور قائدانہ اوصاف کی واضح صورت سامنے آتی ہے۔ اس مضمون میں: حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ، سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ، سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے احوال و خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نقوش رسولؐ نمبر میں صحابہ کی سوانح نگاری کے لحاظ یہ اہم ترین اور مستند مقالہ ہے، جس میں تمام اصحاب کے حالات مختصر مگر جامع انداز میں ملتے ہیں۔ اس طرح نقوش رسولؐ نمبر میں صحابہ کرامؓ کی جنگی و حربی خدمات کے ساتھ ساتھ ان دیگر کارہائے نمایاں بھی پیش کیے گئے ہیں۔ نقوش رسولؐ نمبر میں شامل دراصل یہ مضمون قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی کتاب "اصحاب بدرؓ" ہے جسے نقوش رسول نمبر کا حصہ بنایا گیا ہے۔ دیباچہ میں مصنف کا بیان ہے کہ یہ مواد اسے اپنے والد بزرگوار کی تحریروں سے ملا، مصنف کے الفاظ ہیں: "غازیانِ بدر کے حالات میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے میرے والدِ بزرگوار مولوی قاضی احمد شاہ صاحب اللھمَ اغفر لہٗ وَارحَمہٗ کو اصحاب کبار غزوہ بدر کے ساتھ خاص شغف تھا انہوں نے بیسویں

11 حافظ محمد سعد اللہ، "کاتبانِ وحی"، نقوش 130 (1984ء)، 7: 135۔

12 حافظ محمد سعد اللہ، "کاتبانِ وحی"، نقوش 130 (1984ء)، 7: 145۔

بار اپنے قلم سے نسخ و نستعلیق میں ان مبارک ناموں کو لکھا اور احباب میں تقسیم کیا ان دنوں مجھے اتفاق سے ان کے قلم کی لکھی ہوئی ایک فہرست ملی گئی دل میں آیا کہ ان کے حالات قلم بند کروں اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس ناچیز کے عمل کو قبول فرمائے۔"[13] نقوش رسولؐ نمبر میں اشاعت کے دوران اس کتاب کا انڈیکس اور عرض ناشر اور دیباچہ حذف کر دیا گیا ہے۔ آغاز میں غزوہ بدر کی فضیلت اور وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے غزوہ بدر میں صحابہ کے مشوروں کو مجلس شوریٰ کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔ میدان جنگ میں نبیؐ کے لیے مخصوص عریش اور ملاحظہ میدان جنگ کے عنوانات بھی مضمون کا حصہ ہیں۔ جنگ بندی کے لیے صنف بندی، عریش اور دعا کے عنوانات کے بعد واقعات جنگ میں قتلِ ابو جہل اور صحابہ کا جذبہ جانثاری اور جوش صداقت کا بیان ہے۔ قیدیوں سے حسنِ سلوک، مشرکین کی مردہ لاشوں سے حسن سلوک، اسیران بدر اور فدیہ، غنیمت لینے میں اشتباہ، فضیلتِ اصحاب بدر جیسے عنوانات کے بعد اصحاب بدر کا تعارف شروع ہوتا ہے جو شہدا مہاجرین اور انصار پر مشتمل ہے۔ سوانح صحابہ کے سلسلے میں قاضی سلیمان منصور پوری کا مضمون "اصحاب بدر" انتہائی اہم مضامین میں سے ہے جس میں اصحاب بدر کا مربوط انداز میں تعارف دیا گیا ہے۔ ان میں شہدائے بدر کے ضمن میں 14، اصحابؓ کا ذکر جمیل شامل ہے، جو غزوہ بدر میں جامِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اصحاب بدر کا تعارف تین حصوں میں بیان کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں فہرست اسمائے مبارکہ شہدائے غزوہ بدر 14 اصحاب کی فہرست ہے، جنھوں نے غزوہ بدر میں جام شہادت نوش کیا دوسرے حصے میں "مہاجرین" میں سے شریک جنگ ہستیوں میں 88 مہاجرین کا ذکر خیر شامل ہے، جن میں پہلے نمبر پر سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک بھی شامل ہے۔ اس کے بعد تیسرے حصے "الانصار" میں 248 صحابہ کرامؓ کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو یہ تعداد 313 سے زیادہ بنتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف روایات میں جن اصحاب کا ذکر شرکائے بدر میں کیا گیا ہے، ان کا تعارف اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تعداد اصحاب بدر کی تعداد 313 سے زائد ہے حالانکہ اصل کتاب مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور کے ٹائٹل کے صفحہ میں نمایاں لکھا ہوا ہے "غزوہ بدر کے (313) اصحابہ کرام کی سوانح عمریاں۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب میں اصحاب بدر کا سوانحی تعارف مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ بعض اصحاب کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ بھی آیا ہے مثلاً عمیر بن ابو وقاصؓ کا ذکر شہدائے بدر میں نمبر 3 پہ کیا گیا ہے۔ اور 58 نمبر پر مہاجرین کے ذیل میں بھی ان کا ذکر شامل ہے۔ اس طرح مہجع بن صالحؓ کا نام شہدائے بدر کے تعارف میں بھی شامل ہے اور مہاجرین میں 77 نمبر پر بھی ان کا تعارف شامل ہے۔ اس طرح اسی مضمون اصحاب بدر میں مہاجرین کے ذیل میں شامل اصحاب میں بھی 77 نمبر پر مہجع بن صالح المہاجرین کا تعارف شامل ہے، جس کے الفاظ ہیں: "مہجع بن صالح یمن کے باشندے ہیں یا بقول ابن ہشام قوم عک سے ہیں پکڑے گئے اور غلام بنا کر فروخت کئے گئے۔ عمر فاروق نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا تھا جنگ بدر کے دن مسلمانوں میں سے پہلے شہید یہی ہیں تیر کی زد سے شہید ہوئے۔"[14] اس طرح بعض اصحاب کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ ہونے کی وجہ سے تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک اہم دستاویزات ہے کے غزوہ بدر کے تمام شرکا جنھوں نے کفار کے خلاف اس جنگ میں حصہ لیا ان کے اسمائے گرامی اور مختصر حالات بیان کرنا اہم

13 قاضی محمد سلیمان سلمان پوری، "، تنقیدی دبستان (لاہور: مشتاق بک کارنر اردو بازار، س ن)، 18۔

14 قاضی محمد سلیمان سلمان پوری، "اصحاب بدر"، نقوش 130 (1984ء)، 8: 122۔

کاوش ہے۔ جلد ہشتم میں شامل اہم مضمون اصحاب صفہؓ کی سوانح حیات سے متعلق ہے جو حافظ ابو نعیم احمد اصبہانی کی تصنیف ہے جس کا ترجمہ حافظ محمد سعد اللہ نے کیا ہے۔ نقوش رسولؐ نمبر میں سوانح صحابہؓ کے سلسلے میں یہ مضمون ایک اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بقول محمد نقوش: "سیرت کی اردو کتابوں میں اصحاب صفہؓ پر چند ایک صفحات کے مضامین تو ملتے ہیں وہ بھی صرف اس عنوان سے کہ وہ فضیلتوں کے مالک تھے۔ مگر وہ لوگ کون تھے ان پر یہ مضمون اضافہ کی حیثیت رکھے گا۔"[15]

مضمون کے آغاز میں صحابہ کرام کے سوانحی تعارف سے پہلے اصحاب صفہ کی عظمت و فقر پر سیر حاصل مواد پیش کرتے ہوئے مستند احادیث سے اصحاب صفہ کا فقر و فاقہ مقام مرتبہ اور عظمت بیان کی گئی ہے جیسا کہ آغاز میں مصنف کا بیان ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ میں سے ایک ایسی جماعت کا ذکر خیر کر رہا ہے، جو انتہائی عابد و زاہد ہمہ وقت اپنے معبود حقیقی کی یاد میں مگن اور اسی ذات واحد کے ساتھ شغف رکھنے والی ہے۔ یہ وہ عارفانِ حقیقت ہیں جنھیں اس فانی دنیا نے پاگل اور دیوانہ نہیں بنایا مصنف ان اہل صفہ کی شان، ان کے اخلاق عالیہ، حیات طیبہ اور وجہ تسمیہ کو بیان کرتا ہے اس بیان میں اس کی بنیاد مشہور اسانید اور معروف دلائل پر ہے۔ چنانچہ مصنف نے اصحاب صفہؓ کے حالات طیبہ کے اور وجہ تسمیہ کے بیان میں مستند احادیث سے حوالے دے کر جامع اور وقیع انداز سے اصحاب صفہ کی سوانح پر مضمون پیش کیا ہے۔ مصنف اصحاب صفہؓ کی عظمت مختلف احادیث کا حوالے دیتے ہوئے آحادیث بیان کرتا ہے کہ: "ثابت لبنانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ ایک ایسی جماعت (اصحاب صفہ) میں موجود تھے جو ذکر الٰہی میں مشغول تھی نبی کریمؐ قریب سے گزرے تو وہ ذکر سے رک گئے آپ نے پوچھا تم کیا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم ذکر جاری رکھو میں نے تمہارے اوپر اللہ کی رحمت نازل ہوتے دیکھی ہے اور چاہتا ہوں کہ میں بھی اس رحمت میں تمھارے ساتھ شریک ہو جاؤں۔"[16] اس مضمون میں اصحاب صفہ کے حالات اور مختصر سوانح پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیادہ تر اصحاب کا تعارف ان سے متعلق روایات کی روشنی میں کرایا گیا ہے۔ اور ان سے مروی احادیث اور روایات بھی دی گئی ہیں اصحاب صفہ کے تعارف میں اصحابِ بدر کی نسبت زیادہ تحقیقی روایات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں بعض صحابہ کا تعارف انتہائی مختصر ہے اور کچھ اصحاب کا تعارف ایک سے زیادہ صفحات پر محیط ہے۔ کچھ اصحابِ صفہ کا تعارف زیادہ ہی مختصر ہے۔ مثلاً حجاج بن عمروؓ کے تعارف میں فقط ایک سطر ہی لکھی ملتی ہے کہ: "حجاج بن عمر الاسلمی کی نسبت یہی کہا جاتا ہے کہ وہ اہل صفہ میں داخل ہیں۔"[17] یوں اس مضمون میں جتنے بھی اصحاب کا ذکر ہے ان میں کسی کی بھی جائے پیدائش تاریخ ولادت اور ابتدائی حالات کا کچھ پتا نہیں چلتا، ان سے متعلق روایات میں ان کے واقعات اور چند کارناموں اور ان سے مروی احادیث کی کچھ معلومات ضرور ملتی ہیں۔ کچھ اصحاب کے ذکر میں واقعات اور روایات کی مناسب تفاصیل درج ہیں۔ مثلاً ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہؐ عمار بن یاسرؓ، بلال بنؓ رباح، عامر بن عبید اللہ (ابو عبیدہ بن صراح)، عثمان بن مظعونؓ، عکاشہ بن محصن الاسدیؓ، مصعب بن عمیر الداریؓ، المقداد بن الاسودؓ، واثلہ بن لاسقعؓ، خالد بن یزیدؓ (ابو ایوب انصاریؓ) کے متعلق مناسب روایات کی مدد سے ان کا تعارف

15 محمد نقوش، "اس شمارے میں"، 8: 10۔

16 مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، تذکرہ احوال اصحاب صُفہ (دیوبند: عظیم بک ڈپو، 2001ء)، 8۔

17 حافظ ابو نعیم احمد صبہائی، "اصحابِ صفہ" نقوش 130 (1984ء)، 8: 470۔

کروایا گیا ہے۔ "اصحاب صفہؓ" کے ضمن میں مضمون کے آخر میں مذکور ہے کہ (مولف کتاب ہذا) کے مطابق اصحاب صفہ میں انھی لوگوں کو درج کیا گیا ہے جن کا ذکر شیخ ابو عبد الرحمٰن اسلمی نے کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مذکورہ لوگ یا تو مستقل طور پر صفہ میں رہے یا چند دن صفہ میں ٹھہرے۔ نقوش رسولؐ نمبر میں حیاتِ صحابہؓ کے حوالے سے جلد اول میں شامل "اولین سیرت نگاران رسول ﷺ" کے تفصیلی حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔ جلد اول میں نہ صرف 12 سیرت نگاران رسول کے سوانحی حالات پر تفصیلی مضامین ہیں بلکہ ان کی ادبی، خدمات اور کتب سے متعلق بھی تحقیقی معلومات شامل ہیں۔ "سیرت نبویؐ کی اولین کتابیں اوران کے مولفین" میں 13 مولفین سیرت کے تفصیلی حالات مذکور ہیں۔

بناتِ رسولؐ اور ازدواج مطہراتؓ

نقوش رسول نمبر میں سوانح صحابہؓ وصحابیاتؓ وازواج مطہرات اور بناتِ رسول کی سوانح پر بھی مختصر مواد موجود ہے۔ جلد ہفتم میں سیر الطیبات کے عنوان سے مولانا مقصود احمد بھوپالی کے قلم سے سرورِ کائنات کی بیٹیوں کا ذکر سوانح صحابیاتؓ کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالتا ہے، سیر الطیباتؓ سوانح نگاری کے حوالے سے مختصر مگر جامع مضمون ہے، جس میں بناتِ رسول، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ کی سوانح حیات مختصراً مگر جامع انداز سے پیش کی گئی ہے۔ نام و پیدائش، ولادت نکاح عام حالات کی ذیلی سرخیاں دیتے ہوئے مصنف نے حضرت زینبؓ کی سوانح پیش کی ہے۔ اس طرح حضرت رقیہؓ کی سوانح حیات لکھتے ہوئے مضمون نگار نے، نام، ولادت، نکاح حضرت عثمان کا قبول اسلام اور حضرت رقیہؓ سے عقد کا واقعہ، ہجرت، علالت و وفات، اولاد، عام حالات اور حسن و جمال کی ذیلی سرخیوں کی مدد سے حضرت رقیہؓ کی سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ مضمون نگار نے اختلافِ روایات کو بھی نقل کر دیا ہے تاکہ تحقیق و تدقیق میں اہلِ علم حضرات ان سے درست نتائج اخذ کر سکیں۔ مثلاً حضرت رقیہؓ کی وفات کے ضمن میں مصنف نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے حضرت رقیہؓ کے سوانحی نقوش کس طرح واضح ہوتے ہیں۔ "مدینہ منورہ پہنچ کر 2ھ میں حضرت رقیہؓ کے کی صحت خراب ہو گئی، چیچک نکل آئی (صاحب تاریخ الخمیس صفحہ 113 پر لکھتے ہیں کہ رقیہؓ کے کنکری لگ گئی تھی جس سے وہ بیمار ہو گئیں) بہر حال وہ اس قدر بیمار ہوئیں کہ صاحب فراش ہو گئیں۔ چونکہ یہی زمانہ جنگ بدر کا تھا اور آنحضرتؐ جنگ کی تیاری میں مشغول تھے اس لیے آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو ان کی تیمار داری کے لیے مدینے میں چھوڑ دیا۔ ایک اور روایت کے مطابق اس وقت جب کہ حضرت رقیہؓ کی قبر پر مٹی ڈالی جارہی تھی زید بن حارث فتح مکہ کی خوش خبری لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔"[18] سیر الطیباتؓ کے حوالے سے حضرت ام کلثومؓ کی سوانح حیات میں بھی نام ولادت نکاح، رخصتی، ہجرت، وفات اور عام حالات کی ذیلی سرخیوں سے ان کی سوانح پیش کی گی ہے۔ حضرت فاطمہؓ کے حالات زندگی بیان کرنے میں مصنف کے کثیر تعداد میں روایات کا حوالہ دیا ہے۔ نام، لقب، ولادت، نکاح، شادی کا حال حضرت علی کی زبان و قلم سے، رخصتی، مہر، سامان جہیز، اور فضائل و مناقب کے عنوانات کے تحت حضرت فاطمہؓ کی سوانح حیات پیش کی گی ہے۔ حضرت فاطمہ نہایت متقی، پرہیز گار خاتون تھیں ان کی زندگی کا تمام تر حصہ زہد و قناعت پر گزرا، صبر و تحمل اور شرم و حیا کی آپ بہترین مثال ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضرت فاطمہ سے زیادہ نشست و برخاست، عادات، فضائل، طرز گفتگو لب و لہجہ میں آنحضرتؐ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

---

18 مولانا مقصود احمد بھوپالی، "سیرت الطیبات"، نقوش 130 (1984ء)، 7: 10۔

فضیلت کے اعتبار سے سر فہرست ازدواج مطہراتؓ ہیں جو رحمت دارین کے فیض محبت سے شرف انسانی کی جیتی جاگتی تصاویر بن گئی تھیں۔ امہات المومنینؓ اور بنات النبیؐ کو رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد دوم میں ڈاکٹر حمید اللہ کی کتاب "محمد رسول اللہ" شامل ہے جس کا نذیر حق نے ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں جہاں رسول اکرمؐ کی حیات مبارکہ سے متعلقہ موضوعات پر مستند مواد پیش کیا گیا ہے وہاں ازواج مطہراتؓ کی سوانحِ حیات پر مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ نبیؐ کی ازواج مطہرات کو ام المومنین قرار دیا ہے۔ اس مضمون میں شہدا کے مختصر تعارف کے بعد غزوہ بدر میں شریک مہاجرین اور انصار کا تعارف الگ الگ حصوں میں پیش کیا گیا ہے جن میں کچھ اصحاب کا تعارف مختصر ہے اور زیادہ تر کا انتہائی مختصر ہے۔ نقوش رسولؐ نمبر کی جلد دوم میں ازواج مطہراتؓ کی مختصر اً سوانحِ حیات بیان کرتے ہوئے تعددِ ازواج کے مسئلہ پر بھی مختلف حوالوں سے بحث کی ہے اور اس کے بعد امہات المومنینؓ کی سوانح بیان کی گئی ہے۔ رسول پاکؐ کی گیارہ ازواج مطہرات میں دو کا انتقال قبل ازیں ہو چکا تھا تاہم ایک وقت میں نبیؐ کی ازواج کی تعداد نو سے زیادہ نہیں رہی۔ نقوش رسولؐ نمبر میں سوانح ازواجِ مطہرات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ ان سے مروی احادیث وروایات کے حوالے اور تعداد بھی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح نقوش رسولؐ نمبر میں سیرت النبیؐ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ سوانح صحابہؓ وصحابیاتؓ پر بھی سیر حاصل مواد موجود ہے۔ صحابہ کو سیرت النبیؐ سے الگ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کی زندگی بھی نمونہ رسولؐ کی اتباع واطاعت میں گزری اور ان صحابہ نے حضورؐ کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور دین حق کی نصرت میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں نبی کریمؐ کی سیرت کے ضمن میں بہت سے اصحاب کے حالات وروایات اہم ہیں مثلاً واقعہ ہجرت حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ کے ذکر کے بغیر ادھورہ رہے گا۔ اس طرح جہاں رسول نمبر نے نبی مکرمؐ کی حیات مبارکہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہاں ساتھ ساتھ صحابہ وصحابیاتؓ کی حیات وخدمات اوران کی سوانح پر کہیں مفصل تو کہیں اجمالاً ان اصحاب کی سوانح پیش کی ہے۔

نقوش رسولؐ نمبر میں بہت سے اصحابؓ وصحابیاتؓ کا ذکر جمیل ان کے چند سوانحی حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ مثلاً نقوش رسولؐ نمبر جلد یازدہم میں سیرت ابن اسحاق میں صحابہؓ کا ذکر جیسے، حضرت سلمانؓ فارسی کا اسلام لانا، حضرت ابو ذرؓ کا اسلام لانا، حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب کا اسلام لانا حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ کا اسلام لانا، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عدیؓ بن حاتم کا اسلام لانا، مہاجرین حبشہ کے اسمائے گرامی، ہجرت میں حضرت اسماءؓ کا کردار، اس طرح بہت سے خادمین موذن، مجاہدین ہیں جن کا مختصر ذکر رسول نمبر میں شامل ہے جس سے صحابہؓ وصحابیات کے حالات زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔

خلاصۂ بحث

صحابہ وصحابیات عہد نبویؐ کی روایات ومرویات کو آگے نہ منتقل کرتے تو سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بھی ہماری نظروں سے اوجھل رہتے، گویا سوانح صحابہ کی روشنی میں ہم تک پہنچنے والی روایات سے نہ صرف صحابہؓ وصحابیاتؓ کی سوانح وشخصیت پر روشنی پڑتی ہے، بلکہ سیرت النبی کی تکمیل بھی ان مرویات کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لحاظ سے نقوش رسول نمبر میں سوانح صحابہ و صحابیات سیرت النبیؐ کی ہی اہم کڑی ہے۔ اس نے جہاں نبی کریمؐ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے، وہاں نبی کریمؐ کی سیرت کے اثرات، جن اصحاب وصحابیات پر نقش ہوئے، ان کے حالات بھی بیان کیے ہیں۔ اصحاب کے حالات سیرت النبیؐ کے ساتھ مربوط انداز میں سامنے آتے ہیں۔ نقوش رسولؐ نمبر نے سیرت رسول کے ساتھ ان نیک اصحاب کی سوانح کو سیرت کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے ان کی استقامت، عظمت اور اسلام کے لیے قربانیوں کو اجاگر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔